28
ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ
نور دا چشمہ
حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ
چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
0300.6674752-0300.7681230

نعتاں دا سوہنا مجموعہ

نُور دا چشمہ

بانیٔ شہرِ نعت، نائبِ حسان
حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

کتاب داناں	نُوردا چشمہ
موضوع	اردو پنجابی نعتیہ کلام
مصنف	علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ
پہلی بار	نومبر ۱۹۷۴ء
پندرہویں بار	دسمبر ۱۹۸۴ء
انٹرنیٹ ایڈیشن	ستمبر 2016ء
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز

پیشکش

صائم چشتی ریسرچ سینٹر
رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد نزد ملت کالج فیصل آباد
email.chishtikutabkhana@gmail.com

انتساب

اوہناں دے ناں جنہاں دی شان ایں

شاہِ مرداں، شیرِ یزداں، قوتِ پروردگار

لافتیٰ الا علی لا سیف الا ذو الفقار

بندۂ مولا علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم

صائم چشتی

نذرِ عقیدت

بحضور قبلہ و کعبہ رہبرِ شریعت ، پیرِ طریقت واقفِ اِسرارِ
حقیقت و معرفت سیّدی و مرشدی آقائے نعمت حضور پرنورِ پیر
سید محمد علیشاہ صاحب چشتی صابری قدس سرہٗ العزیز چک جھمرہ
شریف

سگِ بارگاہ چشتیہ صابریہ
صائم چشتی

۲۰ رمضان المبارک ۱۳۹۴ء

تعارف مصنّف

مفسرِ قرآں، محققِ دوراں، فنافی الرسول، بانی شہرِ نعت

حضرت علامہ صائم چشتی علیہ رحمۃ اللہ

حضرت علامہ صائم چشتی اردو اور پنجابی کے معروف نعت گو شاعر، ادیب، محقق اور مترجم تھے وہ تمام عمر علم وادب کے فروغ و اشاعت کیلئے مصروفِ عمل رہے بڑے بڑے نامور نعت گو شاعران کے شاگرد رہے ہیں۔

ولادت

علامہ صائم چشتی کی پیدائش دسمبر 1932ء میں ضلع امرتسر کے قصبہ ''گنڈی ونڈ'' میں ہوئی آپ کا تعلق شیخ برادری سے تھا۔ والدِ گرامی شیخ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ تجارت پیشہ کے ساتھ ساتھ مذہبی لگاؤ بھی رکھتے تھے اور گاؤں کی مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم دیتے تھے۔

تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی اور اپنے گاؤں ہی سے حاصل کی قرآن پاک ناظرہ کے علاوہ عربی اور فارسی کی بنیادی تعلیم بھی اپنے والد گرامی سے حاصل کی آپ چونکہ اپنے والدین کی پہلی نرینہ اولاد تھے اس لئے والد نے آپ کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی۔آپ نے پرائمری گنڈی ونڈ سے حاصل کی ،آپ کی سکول کی تعلیم لوئر مڈل سے آگے نہ جاسکی۔

دینی تعلیم

علامہ صائم چشتی نے دینی تعلیم کا آغاز جامعہ رضویہ فیصل آباد کے مولانا سیّد منصور شاہ صاحب سے صرف ونحو پڑھتے ہوئے کیا۔موصوف ہی سے آپ نے علوم متداولہ کی تمام کتب پڑھیں اور آٹھ سالہ درس نظامی کا کورس اپنی ذہانت وفطانت کی بنا پر دو سال میں مکمل کرلیا۔ پھر دورۂ حدیث شریف جامعہ رضویہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضوی سے مکمل کر کے 1970 ء میں دستارِفضیلت اور سند حاصل کی دینی تعلیم کے علاوہ آپ نے طبیہ کالج سے طب یونانی میں ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔

سلسلہ چشتیہ میں بیعت

1948 ء میں آپ سلسلہ چشتیہ صابریہ کے عظیم روحانی پیشوا پیر طریقت حضرت

پیر سیّد محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پر بیعت ہو کر خلافت و اجازت سے نوازے گئے اور اس وقت سے چشتی کی نسبت آپ کے نام کے حصہ کے طور پر معروف ہوگئی۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرت بابا جی محمود شاہ رحمۃ اللہ علیہ پیر سید علی حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علی پور شریف اور سیال شریف سے بھی اکتسابِ فیض کیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد ضلع شیخوپورہ قیام

ضلع شیخوپورہ میں مانانوالہ کے قریب ایک ''رسولپور لکی'' ہے اسے رسولپور جٹاں بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں قیام پاکستان سے پہلے ہی آپ کے کچھ رشتہ دار قیام پذیر تھے۔ آپ کے والد گرامی بھی اس گاؤں میں تجارت کے سلسلہ میں آتے رہتے تھے، ہجرت کے بعد آپ بھی رسولپور جٹاں میں قیام پذیر ہو گئے۔

شیخوپورہ سے فیصل آباد منتقلی

علامہ صائم چشتی قیام پاکستان کے بعد رسولپور لکی میں رہتے تھے، وہاں سے کاروبار کے سلسلہ فیصل آباد آنا جانا رہتا تھا، 1953ء میں فیصل آباد میں اپنے کچھ رشتہ داروں کے ساتھ مل کر کارخانہ بازار میں سوپ میٹریل کا کاروبار شروع کیا اس میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی پھر 1955ء میں کتابوں کے اشاعتی کاروبار سے منسلک ہو گئے اس کاروبار میں ترقی ہوئی اس طرح 1955ء میں آپ کا سارا خاندان رسولپور جٹاں (شیخوپورہ) سے فیصل آباد منتقل ہو گیا۔ یہاں پھر 1964ء میں جامعہ

رضویہ کے باہر ارشد مارکیٹ میں چشتی کتب خانہ قائم کیا جو اب تک علم 28 وادب اور مذہب وملت کی اشاعتی خدمات انجام دے رہا ہے۔

شاعری میں مقام

آپ بچپن ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں نعت لکھتے تھے آپ کے اس جوہر کو فیصل آباد کے مذہبی ماحول میں اور جلاء ملی آپ کی لکھی ہوئی نعتیں شہر میں ہونے والی محافل میلاد اور عرسوں کی تقریبات میں پڑھی جانے لگیں اس سے آپ کا نام شہر میں گونجنے لگا جو جلد ہی پورے ملک میں نعتیہ شاعری کے اعتبار سے مقبول و معروف ہو گیا فیصل آباد میں ہونے والے پنجابی اور اردو کے مشاعروں میں شرکت کی تو ہر طرف سے داد پائی۔

ایک دفعہ دار العلوم حزب الاحناف لاہور میں ایک بڑا جلسہ ہوا جس میں کثیر علماء موجود تھے وہاں محمد علی ملتانی نے ااپ کی لکھی ہوئی یہ نعت پڑھی۔

محمد کا در چھوڑ کر جانے والو ملا نہ ٹھکانہ تو پھر کیا کرو گے

اس نعت پر علماء نے بڑی داد دی ماہنامہ ''رضوان'' لاہور اور ''ماہ طیبہ'' کوٹلی لوہاراں نے یہ نعت شائع کی علماء کرام نے بہت شفقت کی بالخصوص فقیہہ عصر عاشق رسول حضرت مولانا الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہٗ العالی نے اس نعت شریف کی مقبولیت کی وجہ سے آپ کی دعوت کی۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو مختلف زبانوں اردو، فارسی، عربی، پنجابی اور سرائیکی پر مکمل عبور تھا وہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں ہونے والی ادبی تقریبات، محافل، میلاد، محافل نعت اور سیرت النبی کانفرنسوں میں شریک ہوتے اور اپنا کلام سنا کر داد حاصل کرتے۔

آپ نے فیصل آباد 1960ء کی دہائی میں ہنگامہ خیز ادبی تحریک شروع کی پنجابی بزمِ ادب کے وہ بانی تھے اس بزم کے پلیٹ فارم سے آل پاکستان مشاعرے، طرحی مشاعرے اور نعتیہ محافل ان کا طرۂ امتیاز تھا 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد دھوبی گھاٹ کے گراؤنڈ میں ہونے والا ملک گیر مشاعرہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ تھا اس اجتماع میں ایک لاکھ کے قریب افراد نے شرکت کی اس سے پہلے یا اس کے بعد آج تک اتنی بڑی محفل مشاعرہ اس شہر میں منعقد نہیں ہو سکی آپ مشہور نعت گو شاعر دائم اقبال دائم کی مناسبت سے اپنا تخلص صائم لکھتے تھے۔

آپ کی نعتیہ شاعری اور شاگرد

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف نعتیہ شاعری کی بلکہ ملک میں نعت گو شاعروں اور نعت خوانوں کی اچھی بھلی جماعت تیار کی کئی شاعر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اصلاح لیتے تھے اردو اور پنجابی زبان کی اپنی لکھی ہوئی کتب کی تعداد ایک سو سے زائد ہے آپ پورے پاکستان کے شاعروں سے نعت لکھواتے اور

ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے مجموعوں کو شائع کرتے ،،

آپ کے چشتی کتب خانہ پر ہر سال منعقد ہونے والی محفلِ نعت پاکستان بھر میں خصوصی شہرت کی حامل تھی اس محفل میں نعت پڑھنے کے لئے ملک کے سینکڑوں نعت خواں منتظر رہتے اور سٹیج پر آ کر نعت پڑھنا اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے۔

آپ بعض دفعہ ہلکے پھلکے مشاعرے اپنی دکان پر ہی کرڈالتے داد دینے میں آپ نے کبھی بخل سے کام نہ لیا خصوصاً نوآموزوں کی خوب خوب حوصلہ افزائی فرماتے آپ کی دکان پر اکثر شاعروں اور نعت خوانوں کی مجلس رہتی نعت کے میدان ان کی خدمات کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ فیصل آباد کو شہر نعت بنانے میں آپ اور آپ کے دست راست حافظ محمد حسین حافظ کا بہت بڑا کردار ہے۔

شاعری میں آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن میں خاص طور پر درج ذیل اسماء گرامی محتاجِ تعارف نہیں ۔☆ جناب الحاج یوسف نگینہ صاحب ☆ الحاج طاہر رحمانی المعروف حافظ بجلی ☆ جناب عبد الستار نیازی ☆ جناب سید ناصر حسین چشتی ☆ جناب محمد مقصود مدنی ☆ جناب یٰسین اجمل ☆ جناب جمیل چشتی ☆ جناب اقبال شیدا ☆ جناب قائد شرقپوری ☆ جناب سید خضر حسین شاہ ☆ جناب واصف بڈیانوی ☆ جناب بری نظامی ☆ جناب صدف جالندھری ☆ جناب بری نظامی ☆ محمد دین سائل ☆ کوثر علی چشتی ☆ محمد دین پروانہ گوجروی ☆ دلکش فیصل آبادی ☆ محمد یعقوب سفر ☆ محمد امین برق فیصل آبادی ☆ حکیم مشتاق

احمد مشتاق ٹوبہ ☆ محمد اسلم شاہ کوٹی ☆ عبدالخالق تبسم ☆ محمد گلزار چشتی ☆ نذیر احمد راقم ☆ عبدالرشید ارشد ☆ محمد رمضان راشد ☆ عاشق علی حق اور ڈاکٹر محمد یونس ملتانی

آپ کی نعتوں میں غنائیت اور نغمگی آپ کے مزاج کا خاصہ ہے آج کل اکثر بڑے بڑے نعت خواں بڑی بڑی محافل میلاد میں آپ کی نعتیں پڑھ کر داد حاصل کر رہے ہیں۔

تصنیفی و تحقیقی خدمات

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ صرف ایک شاعر ہی نہ تھے بلکہ اردو اور پنجابی زبان کے نامور ادیب، جید عالم اور محقق تھے انہوں نے کئی موضوعات پر تحقیقاتی کتب لکھیں کئی عربی اور فارسی کتب کے تراجم کئے خاص طور پر تفسیر، حدیث تصوف اور عربی منظور کتب کے اردو میں تراجم کر کے اردو دان طبقہ کے لئے بڑا احسان کیا۔

آپ کی کتب کی تعداد 400 کے لگ بھگ ہے آخر میں چند اہم کتب اور تراجم کے نام لکھے جائیں گے آپ نے بے شمار علمی و ادبی موضوعات پر تنِ تنہا بے سروسامانی کے عالم میں کسی سرکار گرانٹ کے بغیر انتہائی تحقیقی کام کیا جو انسان کو حیرت میں ڈال دیتا ہے خاص طور پر تفسیر کبیر اور تفسیر ابن عربی کا ترجمہ، ایمانِ ابی طالب، مشکل کشا، شہید ابن شہید، گیارہویں شریف اور دیوان حضرت ابوطالب کا ترجمہ قابل ذکر ہے۔

جب آپ نے اپنی کتاب ایمانِ ابی طالب لکھی تو بڑے بڑے علماء کو ورطۂ حیرت

28

میں ڈال دیا تنگ نظروں نے پر تنقید کرتے ہوئے رفض کی پھبتی بھی کسی۔آپ نے ان کی پراہ نہ کرتے ہوئے امام شافعی کے اس قول کے مطابق اعلان کرتے ہوئے اہل بیت کی محبت میں اپنا تحقیقی سفر جاری رکھا۔اگر اہل بیت کی محبت رفض ہے تو دنیا بھر کے جنوں اور انسانو گواہ ہو جاؤ سب سے بڑا رافضی میں ہوں۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک وسیع ذاتی کتب خانہ تھا جس میں کم و بیش ایک لاکھ کے لگ بھگ مختلف عنوانات پر مختلف زبانوں میں کتب موجود ہیں یہ کتب خانہ محققین اور طلباء کے لئے کھلا رہتا۔

سماجی ورفاحی خدمات

آپ نے تصنیف وتحقیق اور شعر گوئی کے ساتھ ساتھ سماجی، تعلیمی اور رفاحی امور میں بھی بھرپور کردار ادا کیا۔

1 آپ نے اپنے رہائشی محلہ رحمت ٹاؤن نزد غلام محمد آباد میں ایک عظیم الشان ''مسجد سید نا حیدر کرار'' کی بنیاد رکھی اس مسجد کی تعمیر میں خود بھی حصہ لیا اور ''شبِ وصال'' نماز عشاء تک مسجد کے تعمیری امور میں مصروف رہے۔

2 آپ نے گھر کے قریب ملت کالج کے احاطہ میں ایک مسجد تعمیر کروائی۔

3 عورتوں کی دینی تعلیم وتربیت کیلئے مدرسہ گلشن زہراء کی بنیاد رکھی،

4 فیصل آباد میں نعت خوانوں کی علمی اور فنی اصلاحی اور تربیت کے لئے ''حسان

نعت کالج،، قائم کیا جس میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت وشان کے پروگرام ہوتے ہیں آپ کی 2000 صفحات پر مشتمل نعتیہ کتاب ''ن والقلم'' زیرِ طبع ہے یہ نعت کے میدان میں آپ کی بے مثال خدمت ہوگی۔

5 آپ نے قوم کی بچیوں کے اندر نعت کا ذوق پیدا کرنے اور اسے فروغ دینے کے لئے حسان نعت کالج برائے طالبات بھی قائم کیا۔

6 ایک لاکھ سے زائد کتب پر مشتمل آپ نے ''چشتیہ لائبریری'' قائم کی جہاں سے بڑے بڑے نامور علماء اور سکالر اپنے مقالات اور کتب کی تکمیل کے لئے استفادہ کرتے ہیں۔

7 آپ نے لوگوں کی جسمانی اور روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے ''چشتیہ روحانی شفا خانہ'' قائم کیا اتوار کے روز دور دراز سے لوگ آپ کی رہائش پر آتے اور جسمانی وروحانی مسائل بتاتے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ ان کی رہنمائی کرتے۔

8 چشتیہ آڈیو۔ ویڈیو لائبریری میں جید علماء کرام کی اڈیو اور ویڈیو کیسٹیں موجود ہیں اور ان میں سے کئی علماء کی تقریروں کو صفحہ قرطاس پر بھی محفوظ کر کے افادہ عام کے لئے چشتی کتب خانہ کی طرف سے شائع کر دیا گیا ہے۔

9 آپ نے کئی سال قبل جس چشتی کتب خانہ کا اجراء کیا تھا اب تک ہزاروں اسلامی کتب شائع کر چکا ہے۔

علاقہ کے طلباء کو قرآن حکیم ناظرہ اور حفظ کی دولتِ لازوال سے بہرہ ور کرنے

کے لئے آپ نے ''دار العلومِ حیدر یہ چشتیہ رضویہ فیصل آباد'' کا قیام فرمایا[28] اس میں طلباء قرآن حکیم کی سرمدی دولت سے اپنے سینوں کو منور کرر ہے ہیں۔

وصالِ پاک

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور زندگی گزارتے ہوئے 22 جنوری 2000ء میں (1420ھ) کو رات کے وقت اپنی جان خالقِ حقیقی کے سپرد کی آپ کی نمازِ جنازہ میں شہر کے ممتاز علماء، شعراء، ادباء اور نعت خوانوں کے علاوہ کثیر تعداد میں عامۃ الناس نے شرکت کی۔

اولاد

آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں کے علاوہ تین بیٹوں کی نعمت سے نوازا بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

1 صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی

2 صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی

3 صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی

آپ کی اولاد کے علاوہ کثیر تعداد میں نعت خواں اور شعراء آپ کے نام اور کام کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

عرس مبارک

ہر سال چودہ شوال المعظم کو آپ کا عرس مبارک نہایت تزک و احتشام سے جامع مسجد سیّدنا حیدرِ کرار رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد میں منایا جاتا ہے ۔ مزار مبارک کو غسل دیا جاتا ہے، رسمِ چراغاں ہوتی ہے، چادر پوشی، ختم شریف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ محفلِ سماع، نعت خوانی اور علمائے کرام کے خطابات ہوتے ہیں اِن مبارک تقاریب میں ملک اور بیرون ملک سے مشائخ عظام شرکت فرماتے ہیں۔

تصنیفات وتحقیقات اور تراجم

(ا) تراجم

آپ کے تراجم میں سے چند نام درج ذیل ہیں۔

1۔ ترجمہ تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ عربی سے اردو ترجمہ {5 جلد}

2۔ ترجمہ تفسیر ابن عربی از ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ عربی سے اردو {5 جلد}

3۔ ترجمہ تفسیر خازن امام خازن بغدادی، عربی سے اردو {2 جلد}

4۔ ترجمہ خصائص نسائی از امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

5۔ روضۃ الشہداء فارسی سے اردو ترجمہ {2 جلد}

6۔ والدین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) عربی سے اردو

7۔ فتوحات مکیہ،عربی سے اردو{3 جلد}

8۔ انتخاب خطبات حضرت علی رضی اللہ عنہ{اردو ترجمہ وشرح}

9۔ ترجمہ دیوان حضرت ابوطالب،عربی سے اردو

10۔ ترجمہ قصیدہ امینیہ عربی سے اردو(2 جلد)

(ب) تصانیف وتالیفات

آپ کی چند اہم تصانیف درج ذیل ہیں۔

1۔ مشکل کشاء{سیرت حضرت علی رضی اللہ عنہ،4 جلد

2۔ البتول{سیرت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا}

3۔ خاتون سیرت{منظوم سیرت سیدہ کائنات}

4۔ ابوبکر قرآن کی روشنی میں"الصدیق"

5۔ ایمان ابی طالب{تحقیقی کتاب}2 جلد

6۔ گیارہویں شریف

7۔ من دون اللہ کون ہیں۔

8۔ شہید ابن شہید 3 جلد

9۔ المدد یا رسول اللہ

10۔ خطبات چشتیہ 12 جلدیں{چار جلدیں مطبوعہ باقی غیر مطبوعہ}حلفاء

28

راشدین، آئمہ اہل بیت اور متعدد اولیاء کرام کی سیرت اور حیات و خدمات نظم و نثر میں لکھی کچھ مطبوعہ میں اور کچھ غیر مطبوعہ۔

(ج) کتب نعت

1۔ نوائے صائم چار جلدیں (اردو پنجابی)

2۔ نور دا ظہور (اردو، پنجابی) 3۔ میخانہ (اردو، پنجابی)

4۔ رحمت دا خزانہ (پنجابی) 5۔ رحمت دے خزینے (اردو پنجابی)

6۔ محفل نعت (اردو پنجابی) 7۔ ارمغانِ مدینہ {اردو پنجابی)

8۔ بلے اوتو حید دیو وڈ یو پچار یو (اردو پنجابی)

9۔ مدینے دے پھل {پنجابی} 10۔ مدینے دیاں کلیاں (پنجابی)

''ن والقلم'' کے نام سے اردو نعت کا بہت بڑا مجموعہ زیر طبع ہے۔

اَللہ ہُو

اَللہ ہُو اَللہ ہُو اَللہ ہُو اَللہ ہُو
اَللہ ہُو اَللہ ہُو اَللہ ہُو اَللہ ہُو

لکھے مدح اِنسان کی ربِّ کریم دی
خالق تے مالک خَلق دے رازق رحیم دی
اَللہ ہُو اَللہ ہُو اَللہ ہُو اَللہ ہُو

حمداں نے سبھّے سجدیاں اُس ذوالجلال نوں
جِنہے بنایا آمنہ مائی دے لال نوں
اَللہ ہُو اَللہ ہُو اَللہ ہُو اَللہ ہُو

قادر ، قوی ہر چیز تے اوسے دی ذات ہے
اوسے دا ظاہر ہر طرف حسنِ صفات ہے
اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو

سبھناں نوں سبھے نعمتاں اوسے توں مِلدیاں
سُن لیندا اے اوہ دھڑکناں کیڑی دے دِل دیاں
اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو

اوسے دی ذات پاک ہی سب توں عظیم ہے
حادث ہے سبھے ہور تے اوہو قدیم ہے
اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو

واقف ہے اوہ ہر حال وچ سبھناں دے حال دا
پتھر دے وچ رازق اوہ کیڑے نوں پال دا
اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو

دھرتی دا نقشہ اوس نے صآئم سنواریا
تھمّاں دے بِن اَسمان نوں اوہنے کھلاریا
اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو اَللہ ھُو

مظہر تمہیں تو ہو

پہلا خُدا کی ذات کا مظہر تمہیں تو ہو
سب کائناتِ حسن کا مصدر تمہیں تو ہو

سارے جہاں جناب کی جانب نہ کیوں جھکیں
سارے جہاں کا بالیقیں جوہر تمہیں تو ہو

حُسنِ ازل کے نُور کی مجھ کو شہا قسم
حُسنِ اَزل کی صُبحِ منور تُمہیں تو ہو

کَرھاً و طَوعاً سب کریں در کا تِرے طواف
مرجع تُمہیں ہو مَرکز و محور تمہیں تو ہو

اَے جانِ نَو بہارِ گُلستانِ زندگی
زینت طرازِ برگ و گل و بَر تُمہیں تو ہو

دیدارِ حق نہ کر سکا کوئی بھی بے حجاب
اس بحرِ بیکراں کے شناور تُمہیں تو ہو

دَم سے تمہارے ہی ملا کونین کو وجود
صآئم کے آقا نُور کا پیکر تُمہیں تو ہو

نام کے ساتھ

جس کا آغاز ہوا اُس کے حسیں نام کے ساتھ
مِل گیا نعت کا ہر شعر وہ اِلہام کے ساتھ

کتنے خوش ذوق ہیں خوش بخت ہیں خوشباش ہیں وہ
حشر تک مست ہیں ساقی جو تیرے جام کے ساتھ

اُن کے روضہ پہ بصد عجز نچھاور کرنا
اَے صبا لے جا مِرے اَشک بھی پیغام کے ساتھ

اُن کی تنقیص کرو آقا بھی مانو اُن کو
یوں نہ ہمدوش کرو کُفر کو اسلام کے ساتھ

لے کے صدیق و عمر اُن سے غلامی کی سَند
حشر تک لیٹ گئے پہلو میں آرام کے ساتھ

اُن کی تعریف یہ مخلوق کرے گی کیسے
خود خدا نامِ نبی لیتا ہے اکرام کے ساتھ

رات دن پڑھتے ہیں جو نعت محمد صآئم
اُن کو دُنیا بھی ملی خُلد کے انعام کے ساتھ

اشارے کی بات

کشتی کی بات ہے نہ کنارے کی بات ہے
بطحا کے ناخدا کے سہارے کی بات ہے

جس پر ہوئی ہے انتہا ہر اِک عُروج کی
اُس آمنہ کے راج دُلارے کی بات ہے

ہم جیسے پُرخطاؤں کی بخشش بروزِ حشر
آقا کے ایک ادنیٰ اشارے کی بات ہے

معراجِ مصطفیٰ کی حقیقت ہو کیا بیاں
خالق کے بے حجاب نظارے کی بات ہے

اُن کا مدینہ چھوڑ کے جنت اگر ملے
اے ہمصفیر یہ بھی خسارے کی بات ہے

کیسے قلم و رقم کرے آیاتِ کربلا
یہ بولتی کتاب کے پارے کی بات ہے

اَو ادنٰی یار کے لئے پردہ کلیم سے
صآئم یہ اپنے ستارے کی بات ہے

مدینے والے

آنکھ فُرقت میں ہے خُوں بار مدینے والے
دِل میں ہے حسرتِ دیدار مدینے والے

سب سے اعلیٰ ہے تری شانِ معظم آقا
سب سے اعلیٰ تری سرکار مدینے والے

عرش و کعبہ ہو کہ افلاک یا فردوسِ بریں
سب سے عالی تیرا دربار مدینے والے

سارے نبیوں کے ہیں سرکارِ دوعالم خاتَم
سب جہانوں کے ہیں غمخوار مدینے والے

آپ کے لُطف کی محتاج ہے دُنیا ساری
آپ ہیں قاسم و مختار مدینے والے

سارے عالم کو ملی آپ سے عِزت صآئمؔ
سارے عالم کے ہیں سردار مدینے والے

بات

حُسنِ یوسف کی ہو یا مصر کے بازار کی بات
ہے حقیقت میں محمد کے ہی انوار کی بات

جُھک گئی گردنِ خورشید قمر ماند ہوا
جب چھڑی آپ کے رخسار ضیاء بار کی بات

آئے سلطانِ جہاں شافعِٔ محشر بن کے
بن گئی آج سے ہر ایک گنہگار کی بات

ہے تعجّب کہ خدا بھی نہ چھپا ہو جن سے
اُن کو معلوم نہ ہو پردۂ دیوار کی بات

اِک قدم فرش پہ تھا دُوسرا بَر اوجِ فلک
کیا کہوں نوشۂ معراج کی رفتار کی بات

جس طرف کان لگائے ہیں سُنی ہے میں نے
اُس شہِ عرب و عجم نُور کی سرکار کی بات

مُجھ کو طیبہ میں بُلایا ہے مِرے آقا نے
بن گئی صاؔئم ناچیز و خطاکار کی بات

روشنی

لو نورِ حق کے نُوری خزینے سے روشنی
ملتی ہے دوجہاں کو مدینے سے روشنی

شبنم پہ جیسے چاند کی کرنیں ہوں ضوفشاں
یوں پھوٹتی ہے اُن کے پسینے سے روشنی

وہ مسکرائے تو دُرِّ دَندانِ پاک سے
اِک برق بن کے نکلی قرینے سے روشنی

جلوے مچل کے ہوگئے خود آپ بے نقاب
نکلی جو آمنہ کے نگینے سے روشنی

لینا ہے نُور گر تو اُنہیں نُور مان لو
کیسے ملے گی بُغض اور کینے سے روشنی

صآئم ہیں لیتے انبیاء و اولیاء تمام
سینہ بسینہ آپ کے سینے سے روشنی

مدینے میں

جنت ہے مدینے میں تسنیم مدینے میں
سب نعمتیں ہوتی ہیں تقسیم مدینے میں

نازل ہوں ملک جیسے افلاک سے صف باندھے
یوں دیکھی ہے اَشکوں کی تنظیم مدینے میں

ملتی نہیں شہ کو بھی وہ تختِ حکومت سے
ہوتی ہے گدا کی جو تکریم مدینے میں

منکر ہیں یہاں جو بھی فیضان محمد ﷺ کے
کر لیتے ہیں وہ سب کچھ تسلیم مدینے میں

کوشش تو بہت کی تھی سجدوں سے جبیں روکوں
کرنا ہی پڑی سر کو تعظیم مدینے میں

فیضان سے اُس کے ہی زندہ ہے جہاں صآئمؔ
ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو میم مدینے میں

دولتِ عشق ملی

دولتِ عشق ملی مرکز ایمان ملا
مجھ کو محبوب کے دربار سے رحمان ملا

وَادیٔ طُور ہے یہ خاکِ مدینہ ہے یہ
ذرّے ذرّے میں یہاں جلوۂ تابان ملا

حسنِ یوسف ہو کہ عیسیٰ کی مسیحائی ہو
اُن کے صدقے سے ملا جس کو بھی کچھ دان ملا

نہ ملے آدم و ادریس بھی حق سے ایسے
جیسے پردے کو اُٹھا عرش کا مہمان ملا

اہلِ اسلام نہ پھر رشک کریں گے کیونکر
جن کو قرآن ملا صاحبِ قرآن ملا

اہلسنّت کے مقدر کی بلندی دیکھو
جن کو صدیق و عمر حیدر و عثمان ملا

اب مجھے حشر کا کچھ خوف نہیں ہے صآئم
لاتخف کہنے کو ہے آقائے جیلان ملا

تیرا کام ہے

کملی والے میں قُرباں تیری شان پر، سب کی بگڑی بنانا ترا کام ہے
ٹھوکریں کھا کے گرنا میرا کام ہے ، ہر قدم پہ اُٹھانا ترا کام ہے

ساقیا جان قُرباں تِرے جام پر ، ہو نگاہِ کرم اپنے خدام پر
چھوڑ دی ہم نے کشتی تیرے نام پر، اب کنارے لگانا ترا کام ہے

ظلم جانوں پہ جب بے بہا کر لئے، جرمِ عصیاں شہا حد سے جب بڑھ گئے
تیرے مجرم تیرے دَر پہ حاضر ہوئے، اب اِنہیں بخشوانا ترا کام ہے

پوری سرکار سب کی تمنّا کرو ، ہر بھکاری کی آقا جی جھولی بھرو
دُور طیبہ سے روتے تڑپتے ہیں جو، اُن کو در پر بُلانا ترا کام ہے

فیض جاری تِرا تا قیامت رہے، تیری نبیوں پہ قائم امامت رہے
تیری محبوب چوکھٹ سلامت رہے، کنزِ رحمت لُٹانا ترا کام ہے

تُو نے قطروں کو دیکھا گہر کر دیا، تُو نے ذرّوں کو دیکھا تو زر کر دیا
تُو نے حبشی کو رشکِ قمر کر دیا، اُلٹا سورج پھرانا ترا کام ہے

کِس سے جا کر شہا دل کی حالت کہے، کس سے جا کر یہ فریاد صآئم کرے
تیری نعتیں سُنانا مِرا کام ہے، میرے غم کو مٹانا ترا کام ہے

نعت

ملتی ہے عبادت کی توفیق مدینے میں
ایمان کی ہوتی ہے تصدیق مدینے میں

جس نُور سے عالم کی ہر چیز منور ہے
ہے نُور کی وہ پہلی تخلیق مدینے میں

اِک لمحہ بھی ہو جن کے ذہنوں میں کجی آئی
ہو جاتے ہیں وہ فوراً زندیق مدینے میں

اِک حال میں دیکھا ہے شاہوں کو گداؤں کو
ممکن ہی نہیں کوئی تفریق مدینے میں

سرکار کے قدموں میں آرام سے لیٹے ہیں
فاروق مدینے میں صدیق مدینے میں

بدکیش ہو صآئم سا یا غوث و قلندر ہو
کرتا ہی نہیں کوئی تحقیق مدینے میں

جب نام محمد ﷺ لیتا ہوں

جب ذکرِ محمد چھڑتا ہے اذکار حسیں ہو جاتے ہیں
پھر اور خدا کی رحمت کے انوار حسیں ہو جاتے ہیں

جب ساقی سامنے بیٹھا ہو اور جام نظر کے ملتے ہوں
پھر بزم حسیں ہو جاتی ہے مے خوار حسیں ہو جاتے ہیں

نعتوں کے پھول سجائے جا اُن کا میلاد منائے جا
میلادِ نبی کی برکت سے گھر بار حسیں ہو جاتے ہیں

جب سرورِ عالم کی نعتیں گلشن میں عنادل پڑھتے ہیں
پھولوں کی بات تو رہنے دو سب خار حسیں ہو جاتے ہیں

کیوں مارے مارے پھرتے ہو اب مردِ کامل کو دیکھو
جب شیخ سے نظریں مل جائیں کردار حسیں ہو جاتے ہیں

میرا تو کمال نہیں کوئی بس اُن کی نوازش ہے صآئم
جب نام محمد ﷺ لیتا ہوں اشعار حسیں ہو جاتے ہیں

بڑی چیز ہے

غم کے بادل بھی اچھا ہے چھائے رہیں بجلیاں پر گرانا بڑی چیز ہے

میرے اَشکوں کی بارش بھی کم تو نہیں پر تِرا مسکرانا بڑی چیز ہے

تیری ہر اِک طلب مجھ کو مطلوب ہے تیری ہر اِک ادا مجھ کو مرغوب ہے

تیرے ہاتھوں میں ساغر بھی کیا خوب ہے پر نظر سے پلانا بڑی چیز ہے

مانا چرچا ہے کعبے کے انوار کا سب سے اونچا ہے پر آستاں یار کا

یار کے آستانے کی کیا بات ہے یار کا آستانہ بڑی چیز ہے

دوستو اب نہ فتووں سے ڈرتے رہو اُن کا مجرا صبح وشام بھرتے رہو

نعت پڑھتے رہو ذکر کرتے رہو نعت سُننا سنانا بڑی چیز ہے

اِس لئے میں زمانے میں پھرتا رہا اِس لئے ہر مصیبت میں گھرتا رہا
اِس لئے ٹھوکریں کھا کے گِرتا رہا اُن کا آ کر اُٹھانا بڑی چیز ہے

خوش مقدر ہو تم سب کے سب زائرو سر کے بل یار کے آستاں پر چلو
شُکر صآئم سَدا اُن کا کرتے رہو اُن کا دَر پر بُلانا بڑی چیز ہے

پنجابی نعت

قرار میرے کولوں

میرے دل دا توں لے جانی قرار میرے کولوں
دوہاں عالماں دی لے جانی بہار میرے کولوں

دَس نی حلیماں کیویں سوہنے نوں کھڈاویں گی
کیویں میرے لال تائیں لوریاں سُناویں گی
نہیں تے سِکھ لے کھڈوناں اِکوار میرے کولوں

ویکھیں نی حلیماں بازی پیار والی ہریں ناں
ویکھیں نی یتیماں والا حال ایہدا کریں ناں
جے نہیں کول تیرے لے جانی پیار میرے کولوں

ویکھیں نی حلیماں میرے لال نوں رواویں ناں
باہر کِتے چھڈ کے تُوں کلیاں نوں جاویں ناں
نالے ہنجوآں دے لے جا کجھ ہار میرے کولوں

نی ایہہ نور رب دا تے عرش دا ستارا اے
صآئمؔ سارے عاصیاں دا ایہو تے سہارا اے
دوہاں عالماں دے لے جا انوار میرے کولوں

اَنوار محمد عربی دے

اَنوار محمد عربی دے جَد جلوہ گر ہو جاندے نیں
جو ذرّے راہ وِچ اَوندے نے سب رشکِ قمر ہو جاندے نیں

پے جاندی رات جاں رُخ اُتّے زُلفِ واللیل دی لَٹ آوے
جَد زُلف اوہ چکدے مکھڑے توں آثارِ سحر ہو جاندے نیں

کی دساں کی کجھ ہو جاندا ہو جاندی نظر جد سوہنے دی
بُت خانے قِبلے بن جاندے بُت زیر و زبر ہو جاندے نیں

محبوب میرے درے قدماں دے تھلّے جو مِٹّی آجاندی
اوہ مِٹّی سونا بن جاندی اوہ ذرّے زَر ہو جاندے نیں

اوہناں دا اشارا جد ہووے چَن ٹُٹ دا سُورج مُڑ دا اے
سِر نیوِیں خدمت وِچ حاضر اُکھڑ کے شجر ہو جاندے نیں

کیوں ڈر دا ایں صآئم زخماں توں چَلّن دے نشتر سینے تے
تَد پھیرا پوے طبیباں دا جَد چاک جِگر ہو جاندے نے

28

انوار دیاں تنویراں نے

ہر پاسے عربی ماھی دے انوار دیاں تنویراں نے
سب عالم قیدی کیتا اے اوہدی زُلف دیاں زنجیراں نے

کی دساں شان کی رکھدے نے سوہنے دے یدُ اللہ ہتھ دونویں
اِک ہتھ وچ تیغ فتحنا دی اِک ہتھ وچ سب تقدیراں نے

مازاغ دے اِکھیاں وچ ڈورے وچ سرمہ طغیٰ دا پھبدا اے
والفجر جبین دیاں کرناں وِچ قرآن دِیاں تفسیراں نے

ایہہ عاشق صادق جان دے نے سجناں دے شہر دیاں عظمت نوں
طیبہ دی اِک گٹھ تھاں بدلے جنہاں دِتیاں وار جاگیراں نے

میںنوں قسم خدا دی سوہنے دی رحمت نے جوش چہ آ جانا
جَد جانا ایں اوہدے دَر اُتے اَساں عاصیاں پُر تقصیراں نے

ایہہ کہکشاں صآئم سوہنے دے راہواں دی دھوڑ دا نقشہ اے
اوہدی خاکِ قدم مل مکھڑے تے لیا چانن بدر منیراں نے

سلامی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کدوں ہووے گی دل نوں شاد کامی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کدوں دیواں گا روضے تے سلامی یارسول اللہ

کراں میں کس طراں دعویٰ بھلا آقا غلامی دا
ناں رومی ہاں ناں سعدی ہاں ناں جامی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جدوں کوئی مصیبت آؤندی اے ٹال لیندا ہاں
مَیں لے کے آپ دا اِسم گرامی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہنشاہی توں اعلیٰ اے تے ہر عظمت توں بالا اے
ملے جے آپ دے در دی غلامی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِری غربت تے میری روسیاہی ول نظر کر کے
ناں بن دا اے کوئی میرا پیامی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دیہاڑے حشر دے ساڑو سمیں اندر تُساں باہجھوں
ہے کس بنناں گنہگاراں دا حامی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آوے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناں اِک پل وی کدی آرام آوے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
غماں دی اگ ہر ویلے جلاوے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِری تقدیر ٹُٹی کون جوڑے آپ دے باجھوں
مقدر کون بن تیرے جگاوے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے ارمان روندے نے سِسکدے نے مچلدے نے
جدوں وی قافلہ طیبہ نوں جاوے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے عملاں دی ناقہ کس طراں منزل تے پہنچے گی
میں جرماں نال بھر لئے نے کچاوے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نویں ارمان نویاں آرزوآں لے کے اُٹھدا ہاں
نصیبہ فیر مُڑ مُڑ کے گِراوے یارسول اللہ ﷺ

میں سُنیاں قبر دے اندر تُسیں دیدار دیندے او
مقدر وقت اوہ چھیتی لیاوے یارسول اللہ ﷺ

ایہہ ہر ویلے دُعاواں منگداں دربار تیرے تے
قصیدے ایہہ تِرا صآئم سُناوے یارسول اللہ ﷺ

28

سویرا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غماں نے لا لیا ہر طرف ڈیرا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تے ٹُٹا آس میری دا بنیرا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کدوں مُکے گی کالی رات ایہہ میرے مقدر دی
کدوں ہووے گا خوشیاں دا سویرا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سی جس تھیں توڑیا چن نوں اِشارے اوسدے صدقے
مِرے غم دا وِی سُٹّو توڑ گھیرا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنابِ فاطمہ تے شبر و شبیر دے صدقے
مدینے وچ پوے میرا وِی پھیرا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخِ والفجر اُتوں گیسوئے والّیل سرکا کے
مٹا دیناں مِرے دل دا ہنھیرا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مدینے جان دی مڑ کے ناں ہوئی آس پوری اے
میں اپنا زور لایا اے بتھیرا یارسول اللہ

بڑا مجرم، برا بدکار ، پاپی تے کمینہ اے
قصیدہ گو مگر صآئم ہے تیرا یارسول اللہ

(مدنی ماہیا)

ہتھ گورے گورے نے

اُسدے اشارے نے رکھ پٹ پٹ تورے نے

اکھاں نوری کٹورے نے

سرمہ طٰغٰی دا اے مازاغ دے ڈورے نے

الم نشرح سینہ ایں

زلف واللیل اوہدی وِدھ عنبروں پسینہ ایں

اوہدی شکل نورانی ایں

مُکھ والشّمس اوہدا والفجر پیشانی ایں

راہی افلاک دا اے

طٰہٰ تے قدم نوری سرتاج لولاک دا اے

ابرو نے قوسین

یوحیٰ لب ودنویں دو صاد نے دو نیناں

دل عاشقاں وتیچے نے

زلف واللیل اندر حامیم دے پیچے نے

اوادنیٰ تیکر

بلکہ اوہ چن عربی گیا توڑ خدا تیکر

اسمان دے سب تارے

رات معراج دی نوں اوہدے قدماں توں رب وارے

رہی گل نہیں ضرورت تے

قرآن دی ہر سورۃ بنی سوہنے دی صورت تے

چھب پھبدی اے جانی نوں

کہیا رب نے مدثر ہے اوہدی بردِ یمانی نوں

لولاک دا تاج کہیا

صآئم اوہدے سینے نوں کدی رب نے زُجاج کہیا

کوئی مثل نہیں جانی دی

قسم خدا کھاوے اوہدی چڑھدی جوانی دی

نہیں عادت نانہہ نانہہ دی

ہے کملی مزمل دی ہتھ تیغ فتحنا دی

چہرہ وجہ اللہ اے

والقمر نے رُخسارے ہتھ پاک ید اللہ اے

ہوئی نُور دی جلوہ گری

زُلفاں چہ جد سوہنے والنجم دی مانگ بھری

اوہدی شان گرامی اے

فلکاں توں چن لہہ کے اوہدی بھر دا سلامی اے

کی صآئم عرض کرے

جنت اوہ بن جاندی جتھے ڈھولن پیر دھرے

28

ترِے دربار عالی دی

سناواں کی میں آقا گل ترِے دربار عالی دی
کدی حسنین دا صدقہ بھرو جھولی سوالی دی

ناں جایئے یارسول اللہ ترِے دربار چوں خالی
رہوے اکھاں چ تابانی ترِے روضے دی جالی دی

جنابِ فاطمہ زہرا دی چادر پاک دے صدقے
شہا ہُن لاج رکھ لیناں مری اِس جھولی خالی دی

عمر صدیق دے صدقے علی عثمان دے صدقے
عطا ہووے ادا مینوں وِی اِک عشق بلالی دی

سلامی لئو غریباں دی مدینے والیو لوکو
تُساں نوں رب پناہ دِتی اے دو عالم دے والی دی

سلام اے گنبدِ خضریٰ سلام اے مسجدِ نبوی
نرالی شان ہے ہر دم تِری شانِ جمالی دی

ایہہ ہے پیغام صآئم نے مدینے والیا گھلیا
ہے سرخی ہر سطر وچ اوہدیاں ہنجواں دی لالی دی

(سلکِ مروارید)

تخیّل آ ذرا اج پیار تے مضمون لکھ لئیے
تصور ! جھوم جا سرکار تے مضمون لکھ لئیے
خیالو! جاگ پئو اج یار تے مضمون لکھ لئیے
دِلا! اج ساتھ دیہہ دلدار تے مضمون لکھ لئیے

اے قلمیں ! سِر جھکا قرآن نوں منظوم کرنا ایں
کتابِ حسن دے عنوان نوں منظوم کرنا ایں

قلم! اج طور دے جلوے توں لفظاں وِچ سمو دیویں
پرو سکیں تے تارے نظم دے اندر پرو دیویں
جے دھو سکیں تے میرے ذہن دے شیشے نوں دھو دیویں
جے ڈھو سکیں تے اج باری رِیا کاری دی ڈھو دیویں

چل اُٹھ عنوان رخشندہ تے پائندہ رقم کر دے
محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم دا نام تابندہ رقم کردے

38

تُوں لکھ طٰہٰ اوہدے قدماں نُوں تے یٰسین پیشانی
تُوں لکھ قرآن چہرے نُوں تے داڑھی رحلِ قرآنی
زُجَاجَ لکھ اوہدی گردن منوّر پاک نورانی
فَتَحْنَا تیغ اوہدی نُوں یُحَکِّمُوکَ سلطانی

کٹورے نور دے مَازَاغ چشمِ نرگسیں لکھ دے
تے سینے نوں اَلَمْ نَشْرَح دی تفسیرِ حسیں لکھ دے

اے تحریرے تُوں فرحت خیز دلآویز ہندی جا
لَے! پی لَے جام عشقِ نبی دا لبریز ہندی جا
ذرا رُک جا قلم ! ایویں ناں اینی تیز ہندی جا
آ ! حجرے آمنہ مائی دے سجدہ ریز ہندی جا

اَے اُمیداں دی کشتی اَج کنارا ویکھ لَے اپنا
اوہ لاڑا سارے نبیاں دا سہارا ویکھ لَے اپنا

28

تُوں لکھ قرآن چوں تعریف سوہنے دی جے کجھ لیناں
بشارت ہے جہدے صدقے ملی دنیا نوں نَجَّیْنَا
یَدُ اللّٰہ لکھ ہتھاں نوں ابروآں نوں قَابَ قَوْسَیْنَا
لباں نُوں آکھ کے یُوحیٰ خدا کہندا اے اَوْحَیْنَا

تُوں ہر شبقدر نُوں وَالَّیْل گیسو دی ضیاء لکھ دے
طلوعِ فجر نوں وَالْفَجْر رُخ دا معجزہ لکھ دے

مِنَ اللّٰہ نُوْر نوں ہر نُور دی تنویر کہندی جا
تے رُخ نُوں وَالضُّحیٰ ، وَالشَّمْس دی تفسیر کہندی جا
اوہدی ہر زلف نوں قرآن دی تحریر کہندی جا
اوہدی ہر گل نوں تقدیر دی تقدیر کہندی جا

مُنِیْرا نُور دی ٹھوڈی تے دُر دندان نوں لکھ دے
تُوں اُسدے خُلق دِی اِک صفت سب قرآن نوں لکھدے

28

خیالا ! بھر لویں جھولی ٹُوں آیا ایں گھر یتیماں دے

یتیمو! جھوم جاؤ باپ آ گئے نے یتیماں دے

گناہو! آ گئے وارث گنہگاراں اَثیماں دے

نگاہو ! چم سکو تے قدم چمّوں حلیماں دے

حلیمہ ! اوہ حلیمہ جو بنی سوہنے دی دائی اے

حلیمہ اوہ جھنے لٹ لئی خدا دی سب خدائی اے

حلیمہ اوہ جِہدے گھر وچ نظارے آ گئے سارے

جِہدی کلی نوں بوسے دین تارے آ گئے سارے

سفینے جو وی ڈُبے سَن کنارے آ گئے سارے

گنہگاراں دی بخشش دے سہارے آ گئے سارے

قلم اوہ شعر لکھدی اے لکھے جو پیار وچ ڈُب کے

تے صآئم شعر بن دے نعت دے انوار وچ ڈُب کے